© rasailojaraid.com

اچھی طرح سمجھا اور سمجھایا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کو "مذہبی" اور "غیر مذہبی" دو حصوں میں تقسیم کرنا اور مروجہ نصاب کے ساتھ "دینیات" کے مضمون کو بطور ضمیمہ شامل کر دینا نہ صرف یہ کہ غیر مفید ہے بلکہ اُلٹا مضر ہے۔ اس طریق کار کی جگہ یہ کتاب پورے نظام تعلیم کو "مسلمان" بنانے کے حق میں ہے یعنی اس کا مطالبہ یہ ہے کہ زباندانی، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، سائنس اور فلسفہ، تمام مضامین کو "دینیات" بن کر رہنا چاہیے۔ اس اصول کی بنیاد پر نصاب کا جو تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا ہے وہ اگرچہ بسا غنیمت ہے مگر اس میں اختلاف کی گنجائش تو بہرحال ہے ہی۔

مصنف اپنی اسکیم کے عملی نفاذ کے لیے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کو منتخب کرتے ہیں۔ بس یہ ان کی نظر کا قصور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان اداروں کو مسلمانوں کی جن کمزوریوں نے جنم دیا ہے ان کو سمجھ لینے کے بعد ان کی طرف کوئی شخص امید بھری نظر نہیں اٹھا سکتا۔ پھر یہ ادارے جن طاقتوں سے غذا حاصل کرتے ہیں ان سے کبھی یہ توقع وابستہ نہیں کی جاسکتی کہ وہ اسلام کے نقطۂ نظر سے کسی حقیقی تعلیمی انقلاب کو گوارا کرسکیں گی، کجا کہ اس کو اپنے مال سے مدد دیں۔

Islam and Christianity in the Modern World

از جناب محمد فضل الرحمٰن صاحب انصاری ایم اے (علیگ)۔ قیمت درج نہیں۔ عیسائی حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کرسکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ دی علی گڈھ بکس اینڈ نیوز پیپرز ایجنسی، ۶ شبلی روڈ مسلم یونیورسٹی، علیگڈھ۔

اس کتاب کا مدعا یہ واضح کرنا ہے کہ موجودہ علمی و عقلی اور بحرانی دور میں ملحدانہ تحریکوں کے مقابلہ میں عیسائیت کے قدم جم نہیں سکتے بلکہ اس سیلاب میں صرف اسلام ہی مضبوطی سے ٹھہر سکتا ہے۔ مصنف نے اسلام اور مسیحیت کا جو موازنہ کیا ہے وہ بائبل کی گہری تحقیق کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے، مگر اسلام کو یورپ کے سامنے رکھنے کے لیے موجودہ دور میں یہ مناظرانہ طریقہ کچھ زیادہ مفید نہیں ہے، خصوصاً اس وجہ سے کہ خود بائبل کی صداقت جدید یورپ کے لیے مشتبہ ہوکر رہ گئی ہے۔ اور اب اسے بہت تھوڑے لوگ سند اور معیار مانتے ہیں۔ اب تو یورپ کو قطعی ملحد سمجھ کر مخاطب کرنا چاہیے۔

کتاب میں اسلام کا جو تصور پیش کیا گیا ہے وہ "وحدتِ نظامِ حیات" کے اصول پر قائم ہونے کی وجہ سے قابلِ قدر ہے۔

مذہب کا انقلابی تصوّر

از جناب مولوی محمد مظہر الدین صاحب صدیقی، بی اے۔ حیدرآباد دکن۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ دین و دانش، بانکی پور، پٹنہ۔

صدیقی صاحب کا یہ مقالہ ترجمان القرآن میں شائع ہوچکا ہے اور بے حد پسند کیا گیا ہے۔ اسے مطالعہ کرنے سے یہ بات آشکارا ہوجاتی ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ مذہبیت کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں اسلام کا مطالبہ کیا ہے۔ سیاست، معیشت، معاشرت اور زندگی کے سارے میدانوں میں قیادت سے سبکدوش ہوجانے اور کفر کی رہنمائی قبول کرلینے

© rasailojaraid.com